منشور رسولان ہمہ محمد ﷺ بخاتم :: باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد ﷺ نور یت بلا نور یہ انجیل تجیل :: گویان صفت و سیرت مہر و محمد ﷺ

نمبر ۱۵ | مورخہ ۱۰ ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۱ ہجری | جلد ۳

استحار

بعد حمد و نعت کے شایقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا ازمرۂ احباب کے جانب سے مہینہ مین تین مرتبہ ۵ ۱۵-۲۵- کو چسکہ جلوہ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرا حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کو اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بہمد پیشگی چار روپیہ ۴ ۴ معصولڈاک مقرر ہی اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید و غت اور مضمون خلاف با جرت اخبار فی سطر طبع ہوگا جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئی العبد محمد عبد المجید سکرٹری زمرۂ احباب بنگلور

بشارت مسیحی

یہہ رسالۂ متبرکہ تصنیف سحر بمقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی چراغعلی صاحب مدظلہ العالی کی ہماری یہان عمدہ طبع ہوکر تیار ہی اس رسالہ مین نبوت نبوت آنحضرت صلعم نہایت تحقیق سے کی گئی ہی اور انگریزی فارسی و عبرانی عبارتین بجنسہ نقل ہوئی ہین جس صاحب کو خریداری اسکی منظور ہووہ بارسال قیمت دو دو مع محصولڈاک طلب فرماوین فقط

ہدایت غلبہ

بنگلور اکزامنر مورخہ ۸ ماہ حال مین مرقوم ہے کہ ایک یورپین سڈنی نامی نے حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین دین اسلام قبول کی اور ایک خاندانی مسلمان کو نکاح کی ہر چند اوسکے والدین نے چاہا کہ اپنی لڑکی تبدیل مذہب نہ کرے لیکن مسے چون عشق سرشت شد بگوہر چہ باک پدر چہ بیم مادر۔ قاسم الاجناس

اپنے سے اعلی اور ادنی اور مساوی کے لوگون کے ساتھہ برتاؤ

لوگون مین درجات متفاوت معین ہین اور ہر ایک کو بسبب اپنے اپنے پیشہ کے کچھہ نہ کچھہ علم کی بھی ضرورت ہی مثلاً حکیم اور قانون دان اکثر ذی علم اور ذی لیاقت ہوتے ہین اور اسواسطہ اون کا پیشہ لوگون کی نظر مین معزز ہوتا ہی دوسرے پیشہ ور جو علم مین اون سے کئی درجہ کم ہوتے ہین اپنے اپنے کاروبار کو بخوبی چلا لیتے ہین پیشہ ور بسبب حکمت کے اون

مسیح کی ابنیت والوہیت اور خصوصاً گناہون کے معافی کیلئے
وہ اوسکے کفارہ وقربانی یعنے صلیبی موت کی تاثیر مبارک
کا انکار کرکے اوسکو جھٹلاتے اور گناہگار ٹھہراتے ہین

جواب وہی شعر یاد آیا۔ کیا لطف کہ غیر پردہ کہولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ سبحان اللہ ہمارا قول سبوق
الذکر بیان صادق گنیا اور جناب پادری مسترض صاحب نے بھی
قبول کرلیا کہ اکثر انگلستان وامریکہ وغیرہ جگہ کے نامی عیسائی
مسیح کی الوہیت وابنیت کے منکر ہوتے جاتے ہین بلکہ الصاف
جھٹلاتے ہین سو اب صاحب مرتب شمس الاخبار کو مناسب ولازم
ہے کہ اس مصنوعی شمس کا پرتو ماہِ نخشب کیطرح ذرا ملک انگلستان
کیجانب ڈالین اور وہان دین کیونکہ اول خویش بعد درویش
مشہور مثل ہے کیا باعث جب اونکی اپنے گھر کا ظلمتکدہ کہ جس
مین شب کفر کا جوش ہے منور ہوجائیگا تو پھر ہند کے نحوست کا
اندھیرا اس شمس خسوف زدہ کو دور کرنا چندی مشکل نہوگا
اگر حق پوچھو تو یہان جناب مسترض صاحب والاشان نے بڑا دھوکا
دیا کہ اون نامی گرامی لامذہب عیسائیون کے اعتراضات جو
مسیح کی الوہیت وابنیت پر اونہون نے کئی مہین جناب موصوف نے
بطور نمونہ تحریر نہین فرمائی محض اپنے زعم سے ان پر دھر پھین کا
چھپا مار دیا ہے۔ ہان مسیح بھی تو ہے اگر حضرت مسیح کی الوہیت
کا ثبوت خود بدولت کے بیان ہوتا تو وہ نامی عیسائی لامذہب
کیون ہوتے۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ وہ نامی عیسائی جناب مسیح کی
ابنیت کی بھی منکر ہین اور یک نشد دو شد اب ہند کے پادریون
کو بڑا مشکل سنگین پیش آیا کیونکہ جیسا اونکی ہم قوم کا یہ نقشہ ہے
تو بیچارے کالے کرشان جو پیٹ کے خاطر عیسائی ہوئے ہین
اون کا کیا حال ہوگا۔ کیون جی ہم نے کئی بار نہیں جتایا کہ
عیسائی مذہب کی بنا صرف ہوا پر ہے اور اس مذہب کی اصول نہایت
نکمی اور بودی ہین کہ عیسائی ہوکر وہی جو دانا ہوتا ہے سو لا۔
مذہب ہوجاتا ہے سو اسوقت آپ خود مقر ہوئے اور آپ نے نامی
عیسائیون کا منکر ہونا اور مسیح کے الوہیت وابنیت کو جھٹلانا
آپ نے اپنے اخبار مین آپ ہی لکھا سو شاباش مرحبا اسی طرح
بے تعصب طرفداری کو بالائی طاق رکھہ کر جو سوا اس اپنے
مذہب کے خوبیان اگر آپ تحریر فرمایا کرین تو ہم آپ پر ایک جان
کیا بلکہ سو جان سے تصدق ہونگے اور آپ کی آزادی کی تعریف
کرینگے۔ کاشکے وہ دن کب آویگا جب آپ ہی مسیح کی الوہیت سے
منکر ہوکر شمس الاخبار کو اس گہن سے چھوڑاوینگے اور ہم
مسلمانونکو شق القمر کی اوصاف مشور محمدی مین سناوینگے
سوای اسکے پیارے بھائی عیسائی جاہ الصاف ہے کہ جو مذہب
ابتدا مین ایسا خراب ہو اور بانیان مذہب نے بھی اپنے پیغمبر کے
کلام کو نہ سمجھا ہو یعنے (حواریون نے) اور مفسدون نے
ملکر سازش اور بناوٹ اور جعل اوسمین پھیلانا شروع کیا
ہو تو اوسکی صحت اور اصلیت اسقدر عرصہ کے پیچھے کہان
مل سکتی ہے۔ ناظرین اخبار پر ہویدا اور روشن ہے کہ
اناجیل مین تو جناب مسیح نے اپنے شاگردون کو جابجا
اعتقاد اور درست فرمایا ہے دیکھو متی ۱۷ باب ۲۰ ورس
اور دیکھو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۷۰ء باب اول صفحہ
۱۴ اونہون نے (یعنے حواریون نے) صاف نہین سمجھا

تباکہ اونکی خداوند کی دعوت سے کیا غرض تہی بلکہ جیسے وہ
آسمان پر چڑہنے کو تہا اوہنون نے بیشمار فتوحات دیئے
اوس سے پوچہا کہ کیا تو اسوقت بادشاہت بنی اسرائیل کی پہر
بحال کریگا الخ - اور اگر اوسکی جواب مین حضرات عیسائی
صاحب یون فرماوین کہ روح القدس نے اونہین طاقت
اور معجزات عطا نہین کی تہی اور نہ روح القدس اور اگ
کا اونہین اصطباغ نصیب ہوا تہا تو یہہ ہی عیسائی صاحب
کے سراسر بہول اور ذہول ہے کیونکہ ہم کہتے ہین کہ بارون
شاگردون نے معجزہ ہوا اسکریوطی کے جسنے اوسے
حوالہ بہی کیا تہا اختیار اور قدرت حاصل کی ہے دیکہو
متی کی انجیل ۱۰ باب اور لوقا نے اپنے بارہ شاگردون
کو پاس بلاکر اونہین ناپاک روحون پر اختیار بخشا تاکہ
اونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور دکہہ درد کو دور
کرین ۸ بیمارون کو چنگا کرین مردون کو جلاؤ کوڑہیون
کو صاف کرو دیوؤن کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو
۲۰ کیونکہ کہنے والے تم ہی نہین ہو بلکہ تمہارے باپ کی روح
ہے جو تم مین بولتی ہے - اب یہانسے تک آفتاب نیم
روز کے ثابت ہے کہ جناب عیسٰی کی زندگی مین شاگرد آپ
کے روح القدس سے جیسے ہمارے بہائی عیسائی صاحب فائز
اور اگ سمجہتے ہین مستفیض ہو چکے تہے کیونکہ جو آثار اور
لوازم روح القدس سے مستفیض ہونیکی دوسرے بار
حواریون سے ظاہر ہوے یعنے تکلم بالسنہ مختلفہ اور صدور
کرامات وغیرہ پہلے بار ہی منجو ہوے کچہ ذرا بہی فرق نہین ہوا

پس ایسا سمجہنا عیسائیون کا کہ روح القدس کے پہلے مرتبہ
متمثل نہین ہوے محض نادانی اور کم فہمی ہے اور دنکورات اور رات
کو دن شمس الاخبار کونات مین لیکر کہتا ہے یعنے شمس کی
موجودگی مین رات اور دن مین فرق نہ کرنا سراسر اندہیر
ہے - اور تسپر یہہ دعوی کہ ہمارا مذہب آفتاب صداقت ہے
کیا آفتاب صداقت مین بہی تاریکی ہوا کرتے ہین فربان شما
حضرت سلامت کچہ اسوقت آپ کو خلاف بیانی اور نادانی اور
مسیح کی تعلیم پر جو آپ بنام نہاد منادی اور اخبارات بند تحریر
فرماتے ہین ہمکو کچہ افسوس نہین آیا کیونکہ اس مذہب مین
یہہ خرابی یون سے چلے آئی ہے اور یون ہی چلی گی آپ
صاحب بہادر ہین اور آپ کا بیبلگو یا ایکٹ ہے جیسا
آپ چاہتے ہین ترمیم کرتے ہین چنانچہ اندنون ہی ترمیم
ہو رہا ہے انگلش میل مطبوعہ اپریل ۱۸۷۴ء کے پرچون
مین دیکہہ لو کیا جنگل مین منگل ہو لا چاہتا ہے -

قولہ ہم راستی سے کہہ سکتے ہین کہ محمد صاحب نے زبانی
الہام یعنے بیبل کی تصنیف کی دزدی و نقالی فرمائی ہے

جواب واہ واہ کیا کہنے کیا کہنا ہے دروغ گو یم
برو یم تو اسے کہتے ہین اور اپنے منہ سے آپ میان مٹھو
کہ ہم راستی سے کہتے ہین حضرت من آپ کی انجیل مین تو لکہا
ہے کہ کوئی راستباز نہین بلکہ ایک بہی نہین وہ دیکہو
رومیون کا ۳ باب ۱۰ اور رس جیسا لکہا ہے کہ کوئی راست
باز نہین ایک بہی نہین الخ - ہان صاحب بہلا فرمائے
تو یہہ راستی خلاف مذہب عیسوی بر عکس اس آیت کی

آپ کا کہان ہی حاصل کی ہے خیر اسے جانے دو اول
آپ یہہ فرماہی کہ پیغمبر اسلام نے انجیل مین سے کن کن
آیات کی وزدی ونقالی کی ہے مہربانی فرماکر اون
آیات کا پتہ اور نشان تحریر فرماہی دوم یہہ بتلاو کہ جناب
مسیح نے بہی توریت سے وزدی ونقالی کی ہے یا نہین
آیا اونہے منسوخ فرمایا یا اونہی بحال رکہا یا اونسے در گذرے
کرکے لوگون کو یون ہی وعظ سنایا کہی سوم جو مسائل
اصولی ہین حضرت آدم سے لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام و
حضرت اسحاق علیہ السلام و یعقوبؑ و موسیٰؑ وغیرہ انبیا
تنگ وہ احکام ربانی بدستور بحال رہے ہین یا نہین یا یہہ
سب حضرات نعوذ باللہ من الہام ربانی کی ایک دوسرے
سے وزدی ونقالی کرتے تہے یا نہین اور وہ کونسی نئی
بات ہی جو توریت مین نہین ہے انجیل مین موجود ہی چہارم
انجیل کے باب مین یہود کا بہی یہی اعتراض ہے کہ جو تعلیمات
حسنہ انجیل مین وارد ہے وہ تعلیم یہود کی ہے کیونکہ جناب
مسیح علیہ السلام نے اوسی قوم مین پرورش اور تعلیم پائی
تہی اور دنرات قبل دعوے نبوت کے وعظ وپند علمای
یہود سے خوب استفادت کرتے رہے تہے اور خوب طاق ہوکر
اپنی دعوی کی حجت کیا کرتے ہے بلکہ اوس زمانہ مین علم
علم نیون کا آسمان سے باتیں کرتا تہا اور نقارہ علم
اخلاق اور علوم عقلیہ کا زور وشور سے بجتا تہا اب
بقوانین معقول معترض صاحب ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء
کبار معہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے الہام ربانی کی

چوری ونقالی سے بری الذمہ نہین ہوسکتے - تو پس
اونکو لازم ہے کہ پہلی پیل ان سب انبیا کو سوء مسیح اس
الزام واقترا سے پاک وصاف کرین پہر تا تہہ سنہ دہوکر
پیغمبر اسلام کے شان ملک نشان مین گفتگو کرین اگر
در خانہ کسیست حرفی بسیست -

قولہ واعظان محمدی یا دری لوگونکی نقل وتارکے
اونکو مانند بازار مین اکثر منادی کرتے ہین -

جواب افسوس صد ہزار افسوس کہ پادریصاحبہم
شمس الاخبار پہلے پہلے تمام ہند کی کالے کرسچنون اور
خصوصًا اپنے مشن متبرکہ کے کالے پادریون اور کاٹی
کسٹون کو اس نقل اوتارنے سے کیون منع نہین
کرتے کیونکہ یہہ کالے کرسٹان ہر ایک بات مین صاحبان
یورپین کی نقل اوتارتے ہین اول دیکہئے وہ اونکی
ساتہہ انگریزی مین گٹ پٹ کرتے ہین دوم جاکٹ
پٹلون موزہ دستانہ پہنتے ہین بلکہ بعضون نے
یہان تک ترقی حاصل کی ہے کہ ویسے بال بناکر
انگریزی ٹوپی ہر وقت پہنتے ہین اور وقت ملاقات
کے ویسا ہی ناتہہ مین ناتہہ ملاکر اور ٹوپی اوتارکر
ہاڈ ویوڈ کرتے ہین یعنے مزاج پرسی کرتے ہین
اور وہ لوگ کہ جنکے باپ دادا نی تمام عمر کرسے اور
سینر اور جہاڑ فانوس وغیرہ خواب مین بہی نہین دیکہا ہو
کرسٹان ہوکر کرسی اور میز کے سوا دوسری بات نہین
کرتے اور صاحب لوگون کیطرح چہری اور کاٹون پر

مقام معسکر بکلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرہ احبا باہتمام محمد عبد المجید معسکری طبع شد

مرد دروں سے زیادہ تر معزز ہین جو کچھ بھی حکمت ہین رکھتے
ہین اور یہ پیشہ ور اور
ہرف باتھ پاؤن سے محنت کرتے ہین اور یہ پیشہ ور اور
کارخانے والے بقدر اپنی اپنی دولت کے معزز ہوتے ہین
کیونکہ وہ بہت سے آدمیون کو اپنے کارخانون مین نوکر رکھتے
کے بڑی تجارت کیواسطے اشیائی نفیس پیدا کرتے ہین ایک
گروہ جو زمیندار اور کاشتکارون سے تعلق کرتا ہے زمین
کا معاملہ لیتے ہین معزز لوگ ہین اور اونمین سے بعضے تعلقہ
دار اور بعضے مالک زمین کے کہلاتے ہین علما اور فقہا اور
وعاظ جو خادم دین کہلاتے ہین یہ بھی عزت دار دمین شمار
کیے جاتے ہین ۔ موجدان قوانین جو بادشاہون کیطرف
سے واسطے ایجاد اور اجرائے قوانین کے مقرر ہوتے ہین
وہ بھی عزت دار ہوتے ہین اسی طرح اور عہدے اور پیشے طرح
طرح کے درجہ بدرجہ کوئی اعلی کوئی ادنی لوگون مین مشہور
ہین اسواسطے جہان مین کوئی اعلی کوئی ادنی کوئی مساوی
شمار کیا جاتا ہے ہر ایک درجہ کے حقوق اور فرائض اپنے
اپنے موقع مین مطلوب ہین ادنی کو مناسب ہے کہ اعلی کی
عزت اور تعظیم کرے خصوصاً اگر علاوہ اوسکا اوسکی لیاقت اور
نیکی سے حاصل ہوا ہو یا منصب اعلی کے پانے سے لیکن اس عزت
کرنے سے غلطی کے اطوار اور خوشامد کے آثار مراد نہین
جسکے سبب اعلی سے کوئی مطلب حاصل کرے ہر ایک شخص کو
خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو خودشناسی اور اپنے رتبہ دانی بھی
لازم ہے جس سے دوسرون کو خوشامد غلامون کیطرح کرنے پر ہرگز
راضی نہوگا اعلی کو مناسب ہے کہ ادنی سے اس قدر تعظیم کا
خواہان نہو وہ جو اوسکے اندازہ اور قدر سے زیادہ ہو
بلکہ مہربانی اور تلطف سے سلوک کرے کیونکہ فی الحقیقت وہ
دونو بھائی ہین اور ہر ایک اون مین سے اپنے اپنے رتبہ مین کچھ
نہ کچھ فوقیت رکھتا ہے غرضیکہ جیسی عزت بڑون کی چھوٹون کو
لازم ہے ویسی ہی بڑون کو چھوٹونکی مناسب ہے ۔ بعضے لوگ
ایسے لوگون سے جنکو وہ اپنے سے حقیر سمجھتے ہین ایسا تکبر سے
پیش آتے ہین جو اون کے عہدہ کے لائق نہین تو اونکو مغرور
اور متکبر کہا جاتا ہے اسی طرح بعضے چھوٹے آدمی جہان بڑون
کی تعظیم مطلوب ہے حماقت سے نہین کرتے تو جاہل اور کینہ
ور کہلاتے ہین اور ہمیشہ ناخوش رہکر بڑے آدمیون کے ساتھ
جھگڑتے رہتے ہین جو نوکر کسی صاحب یا صاحبہ کی خدمت مین کچھ
عرصہ کے لئے نوکری اختیار کرتا ہے اور تنخواہ مقرر کر لیتا ہے
اوسپر فرض ہے کہ اپنے خدمت کا کام دیانت داری اور وفا
شعاری سے انجام کرکے اپنے مالک کی عزت بڑھایا کرے اور ہر
سے صاحب یا صاحبہ کو بھی مناسب ہے کہ اپنے خادم یا خادمہ
پر مہربانی رکھکے عزت سے پیش آوین جب نوکر مالک کی طرف
سے اس طرحکا سلوک دیکھتا ہے تو ضرور خدمت متعلقہ کو
نہایت خوشی سے اچھی طرح کرتا ہے بہ نسبت اون لوگون کے
جنکا آقا تندخوئی اور بی عزتی سے خدمت لیتا ہے نوکر بحالت
مہربانی اپنے آقا کو بہت پیارا جانتا ہے اور اپنا کام نہ صرف
تنخواہ کے واسطے بلکہ محبت کے طور پر کرتا ہے بعض اوقات
نوکرون نے اپنے مالک کیواسطے جان دیدی ہے یورپ کے
ملکون مین نوکر بموجب قانون کے برس روز کی خدمت کا

شہد ہوتا ہے بعد انقضاء میعاد اوسکو اختیار ہوتا ہی
کہ جہان چاہی جاوی بعض ملکون مین لوگ ظلم سے ایک قسم
کا خدمتگذار جسکو غلام کہتے ہین رکھتے ہین اونکو وہ اپنی ملک
سمجھتے ہین جیسے گائین بیل وغیرہا جانورونکو اور ایک مالک
دوسرے کے ہاتھ جس طرح چاہے بیچ سکتا ہی ایسے غلامون
کے گھر مین جو کبھی لڑکے لڑکیان پیدا ہوتے ہین وہ بھی
غلام ہی شمار ہوتے ہین اور خانہ زاد کہلاتے ہین۔
جب تگ وہ جنین اپنی مرضی کے موافق اون سے کام کراتے
ہین اور وہ بیچارے بھاگ بھی نہین سکتے حق شناس آدمی
کی نظر مین ایک انسان کو دوسرے انسان کے غلام کرنیکا
استحقاق اور اختیار ہرگز نہین اگر کوی خلاف انصاف
طبعی کے بطور بردہ فروشی اس امر کو درست سمجھے تو مناسب
ہے کہ اونکو حتی المقدور مہربانی سے رکھے مشہور ہی کہ غلام
بھی اکثر اوقات اپنے آقا کی مہربانی پر فدا ہوکر ایسے وفا
دار نکلے ہین کہ دوستون اور خویشون پر فوقیت لیگئے۔ فقط

سود خواری

بیاج کا پیسا کہانا کہلانا اوسکی دستاویز لکھنی لکھانی گواہی
یونہی کوشش کرنی مدد دینی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین قطعی حرام ہی اور کبائر سے اوسکی حرمت مین کچھ شک
نہین جو شک کرے اوسکے اسلام مین شک ہی قرآن مجید اور احادیث
صحیحہ مین دوزخ کی وعیدین اوسکے مرتکب کو وارد ہین پھر جب
اوسکی حرمت و قبح یقین کو پہنچی اور کسی طرح کا شک شبہ
نہین رہا تو افسوس ہی اون مسلمانون پر کہ جان بوجھکر بیاج کو

مرتکب ہو زمین لیوا دیوی مین بیاج گوارا کرتے ہین سود کو
کیون ناگوار رکھا مگر یہی کہ اسکی سیم لوگ مین نہین پڑی اور
اوسکا رواج ہوگیا حالانکہ دونو کی حرمت ایک ہی ہی بیوپار
یا نوکری یا زراعت کے حلال ہین بیاج کا حرام مال ملا
دیتے ہین گویا شہد مین زہر ملا پیتے ہین اور کہتے ہین کہ بیاج
کے سوای بیوپار نہین چلتا مال کی بڑہاوتی کی آرزو مین ایمان
و اسلام کا گہٹاؤ روا رکھتے ہین حالانکہ بیاج کی شومی سے
اصل سرمایہ مین کبھو نکبھو ٹوٹا پڑجاتا ہی کسی عارضی سبب
سے خدای تعالی کی وعید کے موافق کہ کہا ہی یمحق اللہ الربوا و
یربی الصدقات یعنے گہٹاتا ہی اللہ بیاج کو اور بڑہاتا ہی
صدقون کو اور جو لوگ بیوپار نہین کرتے اور مال بھی بچا
رکھہ نہین سکتے سرکاری یا نگ مین پیسا رکھتے ہین بیاج نہین پاتے۔
کرتے ہین اگر یہہ لوگ بیاج نلین اور پیسے کی حفاظت کی اجرت
مین بیاج چہوڑدین اور زکوٰۃ دیا کرین تو دوزخ کی عذاب
سے بچ جاوین بلکہ سود خوار کا ایمان موت کیوقت جہین جانے
کا خوف ہی کیونکہ اوسکے مرتکب پر لعنت کا لفظ حدیث صحیح مسلم
مین وارد ہی لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا
وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ لعنت کی رسول اللہ صلعم نے بیاج
کہانے والے پر اور کہلانیوالے پر اور لکھنے والے پر اور
دونو شاہدون پر۔ مگر کیا کرین کافرون کی صحبت نفس
کی طبیعت اونکو اُس کام سے باز رہنے نہین دیتی اور خدائے
قہار ذوالبطش الشدید کی قہر و غضب کو بھلا دیتی ہے
قرآن مجید کی اس آیت کو ذرا گوش ہوش سے سنئے

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ
الشیطان من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا و
احل اللہ البیع وحرم الربوا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی
فلہ ماسلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ہم
فیہا خالدون ۔ یعنے جو لوگ کہاتے ہین بیاج سو نہ اوٹھینگے
قبرون سے قیامت مین مگر جیسے اوٹھتا ہے کوئی شخص جسکو دیوانہ
کر دیا ہے شیطان نے لگ کر یہ اس لئے ہے کہ کہا انہون نے
اپنی عقل سے بیوپار بہی تو بیاج کا سا ہے حالانکہ حلال کیا اللہ نے
بیوپار اور حرام ٹھہرایا بیاج سو جسکو پہنچا نصیحت اپنے رب کی
آئی پیچھے باز آیا اور توبہ استغفار کی تو اوسکے لئے ہے
جو پہلے گذر چکا اور اوسکا حکم اللہ کیطرف ہے اور جنہون نے
پھر کیا وہی لوگ دوزخ والے ہین سدا اسی مین رہینگے محق
اور یہہ حدیث مسکوۃ مین ہے ابوہریرہ کی روایت سے کہا کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرا مین شب معراج
مین ایک قوم پر کہ پیٹ اونکے مانند گہرونکے تھے اونمین سانپ معلوم
ہوتے تھے پیٹون کے باہر سے پس کہا مین نے جبرئیل سے کہ کون
ہین یہ تو کہا اوس نے یہہ لوگ کہانیوالے سود کے ہین اور
حنظلہ صحابی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک درہم سود کا کہ کھاوے مرد اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو
کہ یہہ سود کا ہے زیادہ تر ہے گناہ مین چھتیس زنا سے اور کتاب
زواجر عربی مین جسے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا معراج کی رات مین ذالیسے لوگون کو دیکہا کہ معذب
ہینے نوکی کے بیمارکی سے دوزخ مین گر کے خر خر اتے ہین
اور بری آوازین نکال رہے ہین سو مین نے پوچھا جبرئیل کو
کہ کون لوگ ہین سے تو کہا اوس نے بیاج خورہی ہین
اوسکی سزا مین گرفتار ہین پھر پڑھی آیت مذکورہ بالا کو اور
ایک آیت شریف ہے ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی
الناس ۔ یعنے ظاہر ہوی خرابی خشکی اور سمندر مین بسبب اوسکے
کہ کمایا لوگون کے ہاتھون نے یعنے مال حرام سے کمانا کہانا
بیاج لینا دینا زکوۃ ادا نہ کرنا نماز چھوڑ دینی بے عذر شرعی
خواہ بعضو وقت خواہ لگتا تار اور جھوٹی گواہی دینی وغیرہ
بہت سے گناہ کے کام لوگون مین جاری ہین اسی لئے برسات
اور اناج کی کمی اور اور بیماریون کا پھیلنا ملکون مین ہے
جس سے لوگ ہلاک ہوتے ہین یہہ سب بری عملون کی شامت ہے
اللہ کی پناہ اگر لوگ باز آوین بری عملون سے توبہ استغفار
کرین تو اللہ تعالے کریم ورحیم ہے موافق آیہ کریمہ فقلت
استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا
ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا
یعنے نوح علیہ السلام کہتے ہین کہ کہا مین نے ای قوم میری مغفرت
گناہ کی مانگ لو رب سے تمہارے مقرر وہی ہے بڑا بخشنے والا
بھیجیگا آسمان سے تم پر پانی کے دہارین اور مدد کریگا تمہارے
مالون اور فرزندون سے اور بنا دے تمہارے لئے
باغون کو اور بنا دے تمہارے لئے نہرین پانی کے غرض
اس بیان سے یہہ ہے کہ اپنے دینی بھائیون کو خواب غفلت سے
چونکانا جگا دینا فقط کیونکہ حق بات کہدینے سے جو باز رہے
سو گونگا شیطان ہے کر کے حدیث شریف مین وارد ہے

پس مسلمان بھائیون کو لازم ہی کہ جو مالدار ہین سو مال کو
بیوپار مین ہی رکھین آپ خود یا اور کسی معتمد لوگون کی وساطت
سے تا بیاج سے بھی نفع زیادہ حاصل ہو اور رکھوہ دیا کرین
تا مال پاک ہو اور محتاجون اور مستحقون کو خاندہ
پہنچے وما علینا الا البلاغ ۔ یعنی ہمین ہم پر مگر پہنچا دینا فقط
باقی آیندہ بقیہ جواب ہدایت المسلمین ۔

ہدایت المسلمین دوسری بات جسکی ہم محتاج ہین اور
کسی عقلمند کی عقل تبلا نہین سکتی یہ بھی ہمین ضرور ہی کہ اپنا
انجام معلوم کرین اس طرح پر کہ آیا نیکی یا بدی کا اجر ہمکو
ملیگا یا نہین اور جو ملیگا تو کس طرح پر ملیگا خدا انصاف
کرنے اویگا یا کسی کی معرفت حساب لیگا یا نیکی اور بدی
خود بخود اپنا اثر ہم پر روشن کرینگی اُس موت کے بعد جو نیکی
یا نہین جسم مین اُٹھینگی یا نہین پھر کس حالت مین رہینگی ہمارا کیا
کام ہوگا ہم کہان جاوینگے کس امید پر اطاعت کرین کونسی بلا
آنے والی ہی جس سے ڈر کر بھلائی کرین یہ سب عقل سے ہرگز
دریافت نہین ہو سکتی **منشور محمدی** نے فقیر نے
لوگون مین مین بھی ایک کتاب بنایا ہون کر کے تبلائی
کیواسطے لائے گئے ہین ورنہ عیسوی صاحبون کو نیکی و
بدی سے اور اسکی جزا سزا سے خدا آپ انصاف کرنے کی
بابت ہر یا کوئی دوسرا کر یتسے اون نیکی بدی خود بخود ہیچ ہی
کرنے کی ہی مینی مقدمہ وغیرہ سے کیا علاقہ کیونکہ کوئی شخص
حضرت عیسےٰ کو خدا مان لیا اور آپ کو خدا کا بیٹا جان لیا تو
بس ہے کہان کی نیکی کہان کی بدی کہان کا انصاف کہان

کا ظلم کہان کا مرنا کہان کا جینا کہان کی طاعت کہان کا
عصیان کہانکی بلا کہان کا ڈر نے سب باتین لکھ کر نتیجہ
نہین عیسےٰ خدا جیسے پیغام پکارتے رہے تو بس ہے **ہدایت المسلمین**
کیونکہ عقلین لوگون کی اس مقصد سے طرح طرح کی بیانات
سناتے ہین انکے بیانون سے انسان کو اور بھی زیادہ تذبذب
پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایسی بڑی ضروری بات دریافت نہین
ہو سکتی **منشور محمدی** لوگون کی عقلین بکلی عاجز مین کیا ۔
بیانات سناتے ہین اور کس طرح تذبذب پیدا ہوتا ہے سو بیان
کرتے تو البتہ ہم معلوم کرتے تھے کہ نان ایسا ہی وہ تو کچھ
بیان نکئے اس سے معلوم ہوا کہ صاحب کتاب نے اس طرح سے لکھ
لئے ہین آخروی مقدمات عقل سے معلوم نہین ہو سکتے وہ وحی
عقل ہین کہتے تو بس ہنا لوگون کی عقلین طرح طرح کی بات
سنا کر کو عدم دریافت کی علت لانا کسطرح ہو سکیگا ہم کہتے
ہین کیا سب کی عقلا یکطرح کی بات کرتی تو مقدمات اُخروی
بدون الہام کے معلوم ہو سکتے تھے اور تذبذب جاتا رہتا
تھا اور علت کی علت یہ ہے کیونکہ ایسی بڑی ضروری بات
دریافت نہین ہو سکی کیواسطے لائی گئی اور پہلی علت مین
کیا علت تھی کچھ معلوم نہوا یا سہو القلم ہے فقط باقی آیندہ

بقیہ جواب نیاز نامہ

اب مقام انصاف ہی کہ کون کتاب جہان مین ایسی ہی جسکی
احتیاط مثل قرآن مجید کے ہوئی ہو دیکھئی اول تو خلیفہ اول
نے اپنی راہ پر اعتماد کیا فقط اس احتمال سے کہ شاید کچھ سہو
و نسیان ہو جائے علاوہ اسکے مخالفین کو اس کمپنی کی گنجایش

نہو کہ فقط خلیفہ اول نے جس طرح چاہا جمع کرلیا دوسری یہہ کہ
اور صحابہ کی یاد پر بھی مدار نہ کہا بلکہ لکھا ہوا تلاش کرایا اوس
سے بھی غرض کمال احتیاط تھی اور یہہ مدنظر تھا کہ کسیکو حرف
گیری کی جگہہ باقی نرہی کیونکہ بعضے لوگ زبانی روایت کو
معتبر نہین جانتے فقط روایت کتبی کا اعتبار رکھتے ہین
جیسا کہ اس زمانیکی بعض اہل کتاب ہین اگر لکھا ہوا تلاش
نہوتا تو ان لوگون کو محل کلام رہتا واضح ہو کہ مین اس امر کا
دعوی نہین کرتا کہ خلیفہ اول کے وقت مین کوئی فرقہ ایسا ہو
کہ روایت لسانیکو معتبر نجانتا ہو بلکہ بشہادت عقل گمان کرتا
ہون کہ کوئی فرقہ ایسا نہوگا کیونکہ روایت لسانیکا انکار کرنا
نہایت مرتبہ کی جہالت ہو کوئی عاقل اسکا منکر نہین ہوسکتا
اسی وجہ سے بہت اہل کتاب روایت لسانیکو زیادہ معتبر
جانتے ہین روایت کتابی سے چنانچہ اپنی محل پر اسکا ذکر
کیا جائیگا اور یہہ بھی مین نہین کہتا کہ خلیفہ اول نے ضرور یہہ
خیال کرکے اوراق منتشر جمع کرائی بلکہ یہہ کہتا ہون کہ
عجب نہین کہ اوس علام الغیوب نے خلیفہ اول کے دلمین ڈال
دیا ہو کہ بعض لوگ ایسے ہونگے کہ روایت لسانیکو معتبر نجانینگے
اس لئے ابھی سے وہ انتظام چاہیے کہ کسیکو کلام کی
گنجایش باقی نرہی اور تمام حجت ہوجاوے اس تقریر سے
کوئی یہہ نسمجھے کہ قرآن مجید کے تمامین لوگون کے پاس موجود
نہین فقط لکھا ہوا اسیقدر تھا جس قدر روایات سے تو
اپنے روبرو لکھوایا تھا بلکہ اس تحریر کا حاصل یہہ ہے کہ خلیفہ
اول نے نقلون سے قطع نظر کرکے اصل کی طرف رجوع
کی اور جو سوال سب کے سامنے لکھا گیا اوسے جمع کرایا
اس سے بھی غرض محض احتیاط تھی تمسیری یہہ کہ خلیفہ اول نے
کس قدر احتیاط کی کہ باوجود حافظے ہونے جامع قرآن
کے یہہ امر فرمایا کہ ہر نوشتہ پر دو شاہد طلب کرو جب وہ
کہدین کہ یہہ آیت ہماری روبرو سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے لکھوائی ہی اوس وقت قرآن مین درج کرنا چاہیے
اب خیال کرو کہ قرآن مجید کے جمع کرنے مین کیسی احتیاط
ہوئی کہ کوئی دقیقہ باقی نرہا بعد جمع ہونے کے یہہ کلام
اللہ حضرت صدیق اکبر رض کے پاس رہا بعد ازان حضرت
عمر کے پاس اور اوسیکو سب یاد کرتے رہے اور اپنے لڑکون
اور عورتون کو سکھاتے رہے فقط ۔ باقی آیندہ محمد علی

ہر ایک دانا اور بالغ کا پر بصر ہن ہو کہ عیسائی مذہب کا
اصول ایسا خراب ہی کہ گناہ اور جھوٹھ اور فریب کو ترقی
دیتا ہے کسی برائی کی ترک نہین کراتا کیونکہ اونکی کتابون
مین صاف لکھا ہی کہ کوئی انسان خواہ کیسی ہی خواہشون
گناہ سے پاک نہین اور نہ کوئی گناہ سے بچ سکتا ہی
صرف مسیح کے خون پر ایمان لانے سے نجات حاصل ہوتی ہی
اور کسی عمل صالح یا عبادت یا نماز روزہ سے یا گناہون
ترک سے نجات نہین ہوسکتی پس جو کوئی شخص اونکی کتابون
سے یا اونکی زبان سے یہہ مسائل دیکھہ کر یا سنکر
یقین کریگا تو وہ سب اعمال صالح نماز روزہ خیرات
کو چھوڑ کر طریق معصیت اور ناکاری اور شرب

خوشی وغیرہ اختیار کریگا اور کہیگا کہ مین مسیح کے خونپر
ایمان رکھتا ہون میری نجات ضرور ہی ہے اعمال صالحہ
سے کچھ فائدہ نہین اور گناہون سے کوئی نہ بچا سکیگا نہ بچا
سکتا ہے پس قوبون نے کہا اس مسئلہ نے اصل مذہب کا
بگاڑ دیا اور جس کام کے واسطے مذہب خدا نے بنائی تھی وہ
کام بالکل جاتا رہا یعنے مذہب سے تو یہ غرض ہی کہ برے کاموں کو
چھوڑکر انسان نیک کام اختیار کرے اور زناکاری شراب
خوری وغیرہ اعمال بد کو ترک کرکے نماز روزہ عبادت
اختیار کرے تاکہ دوزخ سے بچکر بہشت مین داخل ہووے جب
اعمال کا کام ہی نرہا نجات صرف کفارہ مسیح پر موقوف کردی
تو کسی انسان کو خوف نرہا جو دل چاہے کرے خدا نے جو اس
قدر بڑی بڑی کتابین اپنے حکمون کے نازل کین وہ سب
نکمی ٹہرین اگر خدا کو یہی منظور ہوتا تو صرف ایک مسئلہ ہر نبی
پر صادر کرتا اور صرف اتنا کہہ دیتا کہ مسیح میرا بیٹا اگر مصلوب
ہوگا اوسکے خون پر ایمان لائیو تب نجات ہوگی۔

باقی اور سب احکام نیکی بدی کی کہنے کچھ ضرور نہین تہے غرضکہ
اس مذہب کے مسائل اور کتابین جو اس ملک مین پہل گئین
اور لوگون نے پادریون کے زبان سے سنین تو اور خراب
اور بدکار ہوگئے رفتہ رفتہ بہت لوگ لامذہب ہوجائینگے۔
عیسائی ہوکے یہی جو دانا ہوتا ہی لامذہب ہوجاتا ہی جو احمق
ہوتا ہی وہ پابند مذہب کا رہتا ہے تواریخ انگریزی کی کتابون
سے معلوم ہوتا ہی کہ اکثر ممالک عیسائی مذہب کی لامذہب
ہوگئی ہین اور انجیل و توریت کو ٹہٹے کرتے ہین اور کہتے

ہین کہ بنی اسرائیل کا خدا دیوانہ ہے کہ کبھی کچھ حکم بھیجتا ہے
کبھی کچھ۔ بھلا جب خود اونکی ملکون کے لوگ جنکو خاندانون
مین ہزارون سال سے یہ مذہب چلا آتا تھا اور اسقدر عرصہ
مین انمین مذہبی بیپہ ہوگئی ہوگی ایسے خراب اور لامذہب
ہوگئے تو غیر مذاہب کے لوگ کیون رہنے لگے اور کیون خراب
نہوینگے۔ علی ہذا القیاس اپنے قوم کی سخت دلی اور زنا
کاری کا حال صاحب شمس الاخبار از روی منصفی کے خود
ہی تحریر فرماتے ہین چنانچہ دیکھو شمس الاخبار لکھنؤ نمبر ۲
جلد ۵ مطبوعہ پنجم ماہ ستمبر ۱۸۷۴ء مین لکھا ہوا ہے کہ اہل
فرانس مین سنہ آٹھہ سو چوالیس آدمیون نے صرف ایکسال
کے اندر اپنی منکوحہ بیبیون کو اس واسطے چھوڑ دیا کہ اونسے
اولاد نہوئی۔ ایسطرح سولہ سو چونتیس آدمیون نے اس
قسم کے عذرون سے ترک کردیا۔ رائی صاحب شمس الاخبار
افسوس صد ہزار افسوس کہ یہہ لوگ جو پشتی عیسائی ہین
کیسے سخت دل اور زناکار لوگ ہین۔ خیر اسی بھی جانے
دو اندنون عجب گل کہل رہا ہی کہ عیسائی لوگ خود بخود
مسیح کی الوہیت سے منکر ہوتے چلے جاتے ہین جیسا کہ اخبار نور
پنجاب مطبوعہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء ناقل ہے کہ ملک یورپ مین فقر
عیسائی ہین سے ۹۰ لاکھہ آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نہین
جانتے اور ملک امریکا کے باشندون کا ایک ثلث حضرت موصوف
کے الوہیت کا قایل نہین ہی مزید برآن اور سنئے کہ پاپ
گاؤ زوریان اور کنیچا تانیان اور دنرات معارف رجا
لا انتہا ہونے کے دین عیسوی پر تنزل کا فتوی ہوگیا

ہے باوجودیکہ مشن سے زرکثیر خرچ ہوتا ہے بقول حضرت
غم صاحب بنگلوری فرد مریض مال زر کو دو خبر فیض سما
کی پرورش ہے شفاخانہ درائے جسکا جی چاہے - ہر طرح سے
لوگون کو لالچ زر کا دیا جاتا ہے اور بذریعہ کتب اور اخبارات
کے دین عیسوی کی حقیقت کہولی جاتی ہے اور علانیہ
بازارون مین مسلمانون اور ہندوون کے بزرگون کی
توہین سنائی جاتی ہے کوئی دیوتا اور ولی نہین کہ جسکو کہا
بجا ہے بعض مقامات مین شانِ حکومت وکہائی مین آتی
ہے نئے کرشٹان بطور نمونہ وعظ ومنادی بحث
وتقریر مین پیش کئے جاتے ہین مگر شانِ تقدیر ہے کہ پھر
بھی جیلی جنتا اولتا ہے اور پجاری تثلیث تین تیرہ
نظر آتی ہے دیکھو نورافشان نمبر ے جلد ۲ مطبوعہ ۱۲
فروری ۱۸۷۴ء کو کہ کلکتہ کے ایک اخبار سٹیٹسمن سے یہ عبارت ذیل درج ہے یعنے یہہ - خواہ پادری اعلیٰ احکام
کی مدد سے کچھ ہی کرین دین عیسوی کا شترل ہوتا
ہے نو عیسایون کا شمار ازبس کم ہوتا جاتا ہے اور
سچ تو یہہ ہے کہ کبھی رذیل خاندان کی کوئی بیوہ ہی
گروہ مین شامل ہوجاتی ہے ان باتون سے صاف
آشکار ہے کہ دین عیسوی مین ضعف آتا جاتا ہے - ایسا
ہے صاحب ٹریبیون اخبار وٹنس فرماتے ہین کہ ہم یہہ خبر
اپنے ہندوستانی دوستونکو سناتے ہین کہ اب اُن کو دین
عیسوی کے روکنے کے لئے کچھ جد وجہد کرنے کی ضرورت
نہین اس لیے کہ دین عیسوی پر تنزل کا فتوی ہوگیا خواہ
پادری صاحبان کچھ کیون نکرین اس ملک مین کچھ تاثیر
نہوگی الخ - اس مین کچھ شک وشبہ نہین ہے کہ رذیل خاندان
کے لوگ جو بہکے مرتے عیسائی مذہب مین آگئے ہین
وہی طوفان بے تمیزی کا اوٹھاتے ہین اور وہی دین
عیسوی کے تنزل کا باعث ہین اس معاملہ مین ہم ایک -
آرٹیکل مسمی بہ پیغام موحد ضمیمہ خیرخواہ عالم اخبار دہلی
مطبوعہ ۵ مارچ ۱۸۷۴ء مین لکھہ چکے کہ جس طرح رفارمیشن یعنے
اصلاح مذہب عیسائی کے وقت مین ماریشن لوتھر نے عیسائی
مذہب کو اصلاح سے درست کیا تہا ویسا ہی کوئی پادری
تم مین سے بیڑا اوٹھاکر وہ رطب ویابس اور محض خرافا
تصنیفات جو کاٹھ کرشٹا کرتے ہین اونہین اصلاح سے
درست کرے کیونکہ انکے تصنفات خود غرضی اور نفس
پروری سے متعلق ہے اور سراسر وحشت ناک ہے وہ
اون پاپاؤن اور بشپ رومیون کی مانند دین عیسوی
کو بگاڑتے ہے چنانچہ ناظرین اخبار کے سیر ومطالعہ کے
لئے المختصر یورپی تاریخ سے لکہا جاتا ہے کہ اوسط زمانہ
مین عیسوی مذہب نہایت تبدیل ہوا پادری لوگ یا امامون
کی کثرت بہی بے وقوف اور شریر تہے لوگون کو بجوض
تعلیم دینی اور اصلاح کرنے کے اونہون نے اپنی ہی
نظیر بد سے بدتر بنایا - اوس زمانہ جہالت مین روم
کے مجتہدون نے نہایت قوت حاصل کی وہ بنا پاپا
نہے وہ تمام عیسوی کلیسا کے سرداران یا نادیان
سمجہے جاتے اس وقت پر قانع نہوکے وہ یورپ کے تمام

بادشاہون پر بھی حکومت کرنے کو آرزو مند نہ رہے وہ حقیقتاً
چند بادشاہون کو بے تاج و تخت کرتا اور دوسرونکو منھ
چاہے کو مجبور کرتے تھے - جب چھاپنا ایجاد ہوا کتاب بیبل
وغیرہ اچھی کتب عموماً معروف ہوئین اونکے پڑہنے سے لوگون
کی انکھین کھلین اونہون نے مذہب کا تبدیل اور پاپاؤن
کے تطاول کو معلوم کرکے چاہا کہ ان باتون مین اصلاح
کیجاوے یہ اصلاح ۱۵۱۷ء مین لوتھر صاحب سے شروع
ہوئی وہ خلاف پاپاؤن اور تبدیل مذہب کی منادی کرتا تھا
اور اس سبب سے تمام یورپ مین اگر درہم برہم ہوا -
نتایج اسکے پاپاؤن کا اکثر اقتدار تمام یسوعی ملکون کی
حکومتون سے متروک ہوا اگرچہ قیاس ہے کہ ان جنگون مین
جو اس مانند متنازعون مین واقع ہوئین پانچ کروڑ اشخاص
مقتول ہوے مذہب کا مصلح یا پروٹسٹنٹ طریق یورپ کے
تمام شمالی املاک یعنی شمالی جرمنی اور ہالنڈ اور ناروی
اور سویڈن اور ہرٹن کلان مین بھی مستحکم ہوا -
اصلاح کے وقت سے یورپ کے باشندون مین علمون اور علمون
نے نہایت ترقی کی - اب دارالعلوم اور مدرسے اور
کتب خانے ہر جگہ مین قایم ہوے اور ہر سال ہزارہا جلدین
متفرق زبانون مین چھاپے جاتے ہین الخ - قطع نظر اسکے
اب جاننا چاہیے کہ یہ کانگریشنان اون پاپاؤن مذکورہ بالا کی
مانند شدہ دیازوامصار کے کمیٹا مین بخیال حکومت
کے گہی جاتی ہین اور کبھی ایک چند عرصہ منادی کرکے اور دو
چار اناپ شناپ کتابین اقتباس وسرقہ کیطور پر بناکر بادری

۱۰ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ ۲

کا سارا تعلق مشنریون سے لیکر گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ
پنجاب مین سرکاری عہدون پر ممتاز ہین اونکی دیکھا دیکھی
بہت سے پنجابی اور ہندوستانی مجرم سرکار اور مالزار و گوار
بلکہ کوئی صاحب جو بدیشی گورنمنٹ سرکار مشنر اور فرنگی بھی
کی منہ مھول کرکے مشنریون کے طرف جگہ جگہ مین پیڈ کی کار ن
انجیل کی منادی کرتے ہین مگر درپردہ کسی سرکاری عہدہ
کے ملجاوے کی ہوس پکا رہے ہین - چنانچہ گورداسپور مطبوعہ
۱۸۸۱ء جون مین دو سارٹیفکٹ ایک کا پادری صاحب کے
قابل دید ہین باعث طوالت کلام پس اندراج کے گئے ہین مگر
ان سارٹیفکٹو مین یہہ الفاظ لکھے ہوے موجود ہین کہ ہم امید کرتے
ہین کہ انکو مطابق اسکی لیاقت کے سرکاری عہدہ عطا ہوگا الخ
ہان اس محل پر البتہ ناظرین اخبار کو یہہ حیرت ضرور پیدا ہوگی
کہ پادری کہان اور سرکاری عہدہ کہان کیا سنی یورپین
تو لوگ لکھو کہا روپیہ مشن کو دیکر اور آپ نہایت تنگی و ترشی
مین گزران کرکے مشن کا کام کرتے ہین اور ایک یہی بیچارے
پادری ہین کہ مشن کا کام چھوڑکر سرکاری عہدہ پادریون
کے سفارشی چٹھی سے ڈھونڈتے پھرتے ہین مصرعہ
یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا - اب فیل مین معترض
صاحب کے توہمات کا جواب لکھا جاتا ہے تاکہ اونکی ہمعصر صاحب
منصفی کرین کہ کسکی تصنیف مین دزدی و نقالی پائی جاتی
ہے اور کسکی رسی دراز ہے -

قولہ ممالک انگلستان و امریکہ و جرمن مین بہت نامی عیسائی
ہین جو فی الحقیقت شکر ہین کیونکہ وہ ہمارے خداوند عیسیٰ